

ہائیر ایجو کیشن کمیشن پاکستان سے منظور شدہ "Z" کینٹگری

ISSN. 2073-5146

ششمہی علمی

تحقیقی مجلہ علوم اسلامیہ

ربعانی تاشوال المکرم 1439 جنوری-جنون 2018

جلد: 25 شمارہ: 1

سرپرست اعلیٰ

ڈاکٹر قیصر مشتاق

واکس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

مدیر

حافظ افتخار احمد

چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ



شعبہ علوم اسلامیہ، فیکٹری آف اسلامک لرنگ

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

Abstract & Indexed by: Index Islamicus

مجلس انتظامی

سرپرست اعلیٰ: پروفیسر ڈاکٹر قبصہ مشتاق
وائس چانسلر دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

مدیر: ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ

معاون مدیران:

ایوسی ایٹ پروفیسر شعبہ عربی

ڈاکٹر سجیلہ کوثر

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ

سلطان محمود خان

لیکچر ار ماؤرن سٹر آف ایکسلنس ان اسلامک سٹڈیز

پتہ برائے خط و کتابت: مدیر مجلہ علوم اسلامیہ فیکٹری آف اسلامک لرنگ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

ایمیل: muloomi@iub.edu.pk

فون نمبر: 062-9255453

TRANSLITERATION TABLE

ا	a	ڈ	ڈ	خ	gh	ء	bh		Long Vowels
ب	b	ڏ	dh	ف	f	ڳ	ph	ا	ا
پ	p	ر	r	ق	q	ٿ	th	ا	ا
ت	t	ڙ	ڙ	ڪ	k	ڦ	th	ا	ا
ڻ	ڻ	ڙ	z	ڱ	g	ڦ	jh	ا	ا
ٿ	th	ڙ	ڙ	ڦ	l	ڦ	ch	(Urdu)	ا
ج	j	س	s	ڻ	m	ڦ	dh	(Urdu)	ا
چ	ch	ش	sh	ڻ	n	ڦ	dh	Short Vowels	
ح	h	ص	s	ڻ	ڻ	ڦ	rh	ا	ا
خ	kh	ط	t	ڻ	h	ڦ	kh	ا	ا
د	d	ڙ	ڙ	ڦ	y	ڦ	gh	ا	ا

ا (ء), when it appears at the middle or end of a word, is transliterated as elevated comma (‘) followed by the letter representing the vowel it carries. However, when ا appears at the beginning of a word it will be represented only by the letter representing the vowel it carries.

ع is transliterated as elevated inverted comma (‘).

ڻ as an Arabic letter is transliterated as (d), and as a Persian/Turkish/Urdu letter as (ڙ).

ڻ as an Arabic letter is transliterated as (w), and as a Persian/Turkish/Urdu letter is transliterated as (v).

ڦ is transliterated as (ah) in pause form and as (at) in construct form.

Article ڦ is transliterated as (al-) whether followed by a moon or a sun letter, however, in construct form it will be transliterated as (ا).

و as a Persian/Urdu conjunction is transliterated as (-o) whereas as an Arabic conjunction و is transliterated as (wa).

Short vowel (ا) in Persian/Urdu possessive or adjectival form is transliterated as (-i).

Diphthongs

ا	ا	(Arabic)	aw
ا	ا	(Persian/Urdu)	au
ا	ا	(Turkish)	ev

ا	ا	(Arabic)	ay
ا	ا	(Persian/Urdu)	ai
ا	ا	(Turkish)	ey

Doubled

ا	ا	(Arabic)	uww
ا	ا	(Persian)	uvv
ا	ا	(Urdu)	uvv

ا	ا	iyy
---	---	-----

محلہ علوم اسلامیہ اسلامی حدود کے اندر اٹھا رائے کا حامی ہے اور اس محلے میں شائع ہونے والی آراء خیالات و مقالہ نگاروں کے ہیں اور اے کا ان سے کلکی اتفاق ہونا ضروری نہیں

مجلہ علوم اسلامیہ درج ذیل موضوعات پر بے طور خاص اہل علم کی تحریروں کا خیر مقدم کرتا ہے۔

- ۱- قرآن مجید

۲- حدیث و سنت

۳- فقه و احتجاد

۴- تاریخ اسلامی

۵- اسلامی تہذیب

۶- اسلام اور مغرب

۷- اسلام اور فنون اطیفہ

۸- اسلام اور جدید مباحثت

۹- مطالعہ ادب اسلام

۱۰- تاریخ و تفسیر، فنی و علمی مباحثت

۱۱- تاریخ، متون، اصول، اطلاق

۱۲- تاریخ، رایت، اصول، ارتقاء، اطلاق، فقه الاقلیات

۱۳- مصادر، مباحثت، جدید علم تاریخ اور اسلامی تاریخ

۱۴- تاریخ موضوعات، عصری مباحثت

۱۵- علمی و فکری روایات تہذیبی تقابل، عصری مسائل

۱۶- اسلامی تعلیمات، تعامل، مذہب و جماليات کا بابا

۱۷- بن الا توانی معاهدے جغرافی حد بندی، عالمی معنوں

۱۸- خواتین کا سیاسی و سماجی کردار مذہبی رجحانات، تاریخ

قیمت فی شماره: 500

یہ جریدہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے پریس سے شائع ہوا

ادارتی پالیسی

فیکٹی آف اسلامک لرنگ اسلامی سماجی علوم کے وسیع تناظر میں تحقیقی مضامین کی اشاعت کے حوالے سے محققین، علماء متخصصین عمرانیات و سیاست و عربی زبان و ادب کے لیے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ”علوم اسلامیہ“ علمی و تحقیقی دنیا کے لیے نمایاں نوعیت کا حامل ایک ایسا رسالہ ہے جو سال میں دو بار شائع ہوتا ہے۔

مقالہ نگار حضرات سے متعلق چند قبل توجہ امور:

تحقیقی مقالہ جمع کرتے وقت اس کی دو کاپیوں (ہارڈ کاپی) کے ساتھ ساتھ سافٹ کاپی کا ہونا ضروری ہے۔ مسودات فیکس مشین سے ارسال نہ کیجئے، البتہ ای میل اور ڈاک کے ذریعے مقالہ جات بھجوائے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ اپنानام، پتہ، فون نمبر اور جس ادارے میں کام کر رہے ہیں اس کا نام اور اپنا عہدہ ضرور لکھیں۔ صرف غیر شائع شدہ مواد کی اشاعت ہی ”محلہ علوم اسلامیہ“ میں ہو سکے گی۔

مقالہ جات کاریویو:

محلہ علوم اسلامیہ میں اشاعت کی غرض سے سیچے گئے مقالات کے لیے دو تبصرہ نگاران کی ثبت رائے کا ہونا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک تبصرہ نگار کا تعلق ترقی یافتہ ملک سے ہو گا۔ مقالہ کی اشاعت کے حوالے سے ادارتی بورڈ کا فیصلہ حتی ہو گا، تاہم اس کی بنیاد تبصرہ نگاروں کی آرائی ہوں گی۔

مقالہ کی ترتیب و تدوین سے متعلق امور:

(الف) عمومی لوازماں:

مقالہ اردو، عربی اور انگریزی میں سے کسی بھی زبان میں لکھا جاسکتا ہے اور یہ مقالہ کاغذ کے صرف ایک طرف ٹائپ یا خوش خط دونوں طرف مناسب حاشیے کے ساتھ ارسال کریں، تاہم مناسب یہ ہے کہ مقالہ مشینی کتابت (Computer) سے تیار کیا جائے۔ مقالے کے ذیلی عنوانات نئے صفحے سے درج ذیل ترتیب کے ساتھ بھیجے جائیں۔ عنوان مقالہ، خلاصہ (Abstract)، متنج، بحث اور حوالہ جات۔ صفحات نمبر انگریزی مقالے میں اوپر دائیں طرف جب کہ اردو اور عربی میں اوپر بائیں طرف لگائے جائیں۔

(ب) خلاصہ:(Abstract)

علیحدہ صفحے پر خلاصہ ارسال کرتے وقت پیش نظر رہے کہ وہ 150 الفاظ سے زائد ہو اور اس میں مطالعہ کا مقصد، طریقہ کار، ایازی خصائص اور مصنف کے نتائج بحث کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) تعارف:(Introduction)

مقالے کا خلاصہ اختصار کے ساتھ مرتب انداز میں تحریر کیجئے۔

(د) اصطلاحات:(Key Words)

اپنے مقالے سے متعلق پرمخترا الفاظ (Key Words) مضمون کی مناسبت سے شامل کیجئے۔

(ه) نتائج:(Conclusion)

اپنے نتائج کی منطقی ترتیب اور تسلیل کے ساتھ مقالے میں پیش کیجئے۔

(د) بحث:(Discussion)

موضوع کے نئے اور اہم پہلو پر اپنا مطالعہ اور نتائج کو اپنی بحث کے ساتھ جوڑتے ہوئے مقاصد واضح کیجئے اور غیر علمی و غیر ماهر انداز سے اجتناب کیجئے۔

(ی)حوالہ جات:(References)

مواد اور حوالہ جات کی ترتیب میں شگاگو مینوکل آف سٹائل (Chicago Manual of Style) کی پیروی کیجیے، (آلسو، سید محمد، البغدادی، روح المعانی، قاہرہ: منیریہ پر لیں، ۱۳۵۳ھ)۔ حواشی تحریر کرتے وقت ان کا مکمل حوالہ، مصنف، کتاب کا نام، جگہ اشاعت، تاریخ اشاعت اور اشاعتی ادارہ ضرور درج کیجیے۔ املا و انشا کے رموز و قواعد کا التزام ضروری ہے۔ مجلہ علوم اسلامیہ غیر ملکی، تاریخ الفاظ و مواد کو اپنے انداز کی یکسانیت کے پیش نظر تبدیل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

فہرست مصاہین

نمبر شمار	عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
1	اداریہ	مدیر	1
2	قرآن مجید کے منظوم ترجمے 'نظم المعانی ترجمہ کلام رباني' کا تقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد سعید شیخ	3
3	حل غریب الحدیث مولانا سہارن پوری کی 'بذر الجہود' کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر مفتی محمد ہارون	19
4	تحفظ حقوق نسوان بل کا شرعی و قانونی نقطہ نظر سے تحقیقی و تقیدی جائزہ	ڈاکٹر حافظ افتخار احمد	35
5	پوسٹ مارٹم: معاصر علمائی آراء کا جائزہ	ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ ڈاکٹر حمیر اناز	53
6	تأثیر القرآن الكريم على الشعر العربي في عصر صدر الإسلام	آ۔ الدكتور الحافظ عبد الرحيم جاوید اقبال رسوان آحمد جان	63
7	مبدأ الحوار في السيرة النبوية وأثره في التعايش السلمي ونشر السلام والسلام	عبد القادر عبد الرحمن جوندل	77

اداریہ!!!

علم کیا ہے؟ یہ وہ عظیم و صفت ہے جو انسان کو نہ صرف یہ کہ شرافت و تہذیب کا سرمایہ بخشتا ہے، عزت و عظمت کی دولت سے نوازتا ہے، اخلاق و عادات میں جلا پیدا کرتا ہے اور انسانیت کو انتہائی بلندیوں پر پہنچاتا ہے، بل کہ قلب انسانی کو عرفان الٰہی کی مقدس روشنی سے منور کرتا ہے، ذہن و فکر کو صحیح عقیدے کی معراج بخشتا ہے اور دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت گزاری کی راہ مستقیم پر لگاتا ہے۔ اسلام! جو انسان کے لیے ترقی و عظمت کی راہ میں سب سے عظیم بینارہ نور ہے، وہ اس عظیم و صفت کو انسانی برادری کے لیے ضروری قرار دیتا ہے اور اس کے حصول کو دینی و دنیوی ترقی و کامیابی کا زینہ بناتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسلام ہر اُس علم کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو اسلامی عقیدہ و عمل سے مزاہم ہوئے بغیر انسانی معراج کا ضامن ہو، اسلام کسی بھی علم کے حصول کو منع نہیں کرتا، لیکن ایسے علم سے وہ بے زاری کاظہ بھی کرتا ہے جو ذہن و فکر کو گمراہی کی طرف موڑ دے یا انسان کو اللہ اور اُس کے رسول سے نا آشار کہ کردہ بیت کے راستے پر لگادے۔

علم ایک لا زوال دولت ہے، اسلام میں اس کے حصول کے لیے بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے قرآن کریم کے نزول کا آغاز پڑھنے، علم اور کتابت، کے ذکر سے کیا ہے، علم انسان کو سعادت و تکامل کا راستہ دکھاتا ہے اور اسے قوی و توانا بنا تا ہے۔ لغت میں 'علم'، جہالت کی ضد ہے، اور اس سے مراد کسی چیز کی اصل حقیقت کو مکمل طور پر پالینا ہے۔ اصطلاح میں بعض علماء کے نزدیک 'علم' سے مراد وہ معرفت ہے جو جہالت کی ضد ہے۔ جب کہ دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ 'علم' اس بات سے بالاتر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ مطلب یہ کہ لفظ 'علم' خود اتنا واضح ہے کہ اس کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

علم وہ دولت ہے، جو میراث میں نہیں ملتی، حصول علم کے لیے جو بھی جدوجہد کرتا ہے، وہ مراد کو پالیتا ہے، اس میراث کا تعلق رنگ، نسل، زبان، خطے یا کسی بھی طرح کے کسی امتیاز کے ساتھ نہیں ہے۔ امام ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشہر زوری (م: ۶۲۳ھ) لکھتے ہیں:

ہمارے پاس امام ابن شہاب زہری (م: ۱۲۲ھ) سے روایت بیان کی گئی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں عبد الملک بن مروان (م: ۸۶ھ) کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: اے زہری! تو کہاں سے آیا ہے؟ میں نے کہا: کہ سے۔ اُس نے کہا: تو نے مکہ میں پیچھے کس کو چھوڑا ہے، جو ان کا سردار ہو؟ میں نے کہا: عطاء بن ابی رباح (م: ۱۱۲ھ) کو۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے ہے۔ اُس نے کہا: وہ کس وجہ سے ان کا سردار بناتا ہے؟ میں نے کہا: دیانت اور روایت کی وجہ

سے، (عطاء سردار بنائے)۔ اُس نے کہا: اہل یمن کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: یزید بن ابی حبیب^(م:۱۲۸ھ)۔ اُس نے کہا کہ وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہل شام کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: میمون بن مهران^(م:۱۲۶ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: چحک بن مراحم^(م:۱۰۲ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہل خراسان کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: حسن بن ابی الحسن^(م:۱۱۰ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہل بصرہ کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: حسن بن ابی الحسن^(م:۱۱۰ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: تجھ پر افسوس ہے! اہل کوفہ کی سرداری کون کرتا ہے؟ (یہ اس وجہ سے کہا کہ اب تک خلیفہ کے دریافت کردہ تمام محدثین عجمی تھے اور کسی بھی عربی محدث کا ذکر نہیں آیا تھا جس پر خلیفہ کو توجہ ہوا)

میں نے کہا: ابراہیم نخجی^(م:۹۶ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عرب میں سے ہے۔ اُس نے کہا: اے زہری! تجھ پر افسوس ہے (یہ خلیفہ نے خوشی کی وجہ سے کہا کیوں کہ عربی محدث کا ذکر بھی آگیا) تو نے میری پریشانی کو دور کر دیا، اللہ کی قسم! البتہ عجمی لوگ عرب پر سرداری کرتے ہیں، یہاں تک وہ منبروں پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں اور عرب ان کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ اللہ اور اس کے دین کا معاملہ ہے، جس نے اس کو محفوظ کیا ہے وہ سردار ہوا، اور جس نے اس کو ضائع کیا وہ گرا (چاہے وہ عربی ہو یا عجمی ہو)۔

خدمتِ علم کے جذبے سے دس تحقیقی مقالات پر مشتمل مجلہ علوم اسلامیہ یہ کاؤش آپ کے ہاتھوں میں ہے، جن میں سے چار چار مقالہ جات اردو اور انگریزی زبان میں ہیں، جب کہ دو عربی میں ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجلہ تشگانِ علم کی سیر ابی کا باعث ہو گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کہ جملہ کارکنانِ مجلہ کے لیے اسے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

مدیر